از عدالتِ عظمیٰ

وجے پال سنگھ و دیگر

بنام

ڈپٹی ڈائریکٹر آف کنسالڈیشن و دیگران

تاریخ فیصلہ: 2 مئی 1995

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

ہندو جانشینی ایکٹ، 1956: دفعات 14(1) اور (2)۔

بیوہ۔-دیکھ بھال کے لیے محدود جائیداد- مطلق العنان جائیداد میں توسیع-بیوہ کی فوتگی- دختر۔-کی مکمل ملکیت۔

شمال مغربی صوبے کرایہ داری ایکٹ، 1901: دفعہ 22۔

جائیداد -ارتقاء کا طریقہ -مردانہ نسلوں کی عدم موجودگی -قرار پایا کہ بیوہ جانشینی کی حقدار ہے۔

یو۔پی۔زمین دار اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1950: دفعہ 11۔بیوہ۔-مقبوضیتِ اراضی- پہلے سے موجود شخصی قانون کو تسلیم کرنا۔

ڈی، ایک زمین دار، اپنے پیچھے تین بیٹے چھوڑ کر مر گیا، K، N اور B۔ بی اپنی بیوہ S کو پیچھے چھوڑ کر مر گیا۔ اس کی موت سے پہلے B اپنے بھائیوں سے الگ ہو گیا اور ایک تہائی حصص پر قبضہ کر لیا۔ B کی موت کے بعد اس کا ایک تہائی حصہ اس کی بیوی S کے حق میں تبدیل کر دیا گیا، جو یوپی زمین دار اور لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950 کی دفعہ 11 کے عمل کے ذریعے اس کی دیکھ بھال کے لیے قبضے میں رہی۔ S اپنی بیٹی C کو پیچھے چھوڑ کر مر گئی۔ اشتمال کی کارروائی میں یہ تنازعہ پیدا ہوا کہ آیا سی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جائیداد میں ایک تہائی حصص کا حقدار ہے یا نہیں۔ اشتمال آفیسر نے پایا کہ S کا نام اس کی دیکھ بھال کے لیے تبدیل کیا گیا تھا اور سٹلمنٹ آفیسر نے اس کے ایک تہائی حصے کے دعوے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ اس کے اپنے حق میں قبضہ نہیں تھا اور چونکہ 1910 میں B کی موت ہو گئی تھی اس لیے اسے اپنے شوہر کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہندو ویمنز رائٹ ٹو پراپرٹی ایکٹ، 1937، S کے ذریعے کیے گئے دعوے پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ اپیل پر، سٹلمنٹ آفیسر نے پایا کہ اس کے حق میں جائیداد پر اس کا قبضہ تھا جو B کے بعد ہوئی تھی۔ لیکن اس کا حق محدود جائیداد میں سے ایک تھا۔ ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے نافذ ہونے کے بعد، محدود جائیداد کو مکمل حق میں بڑھا دیا گیا۔ جہاں تک دوسری اراضی کا تعلق ہے، اراضی کی آمدنی کا دس گنا ادا کرنے کے فوراًبعد کرایہ داری خرید کردہ مالک بن گئی۔ لہٰذا یہ کہا گیا کہ وہ ایک تہائی حصہ کی حقدار ہے۔ عدالتِ عالیہ نے کہا کہ C نے کوئی حق حاصل نہیں کیا کیونکہ S اپنے شوہر B کی جائداد میں جانشین نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا وہ علیحدہ حصص کی حقدار نہیں تھیں اور ان کے نام پر زمین کی ریکارڈنگ غلط تھی۔ لہٰذا یہ اپیلیں ہیں۔

اپیلوں کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. یہ طے شدہ قانون ہے کہ بیوہ دیکھ بھال کے لیے صرف محدود جائیداد کی حقدار ہے۔ ہندو جانشینی ایکٹ کی دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (1) کے نفاذ سے، اس کی محدود جائیداد مطلق حق میں پھیل گئی کیونکہ جب ایکٹ نافذ ہوا تو اس کے قبضے میں تھی۔ اس طرح وہ جائیداد کی مطلق مالک بن جاتی ہے۔ جب اس کی بے روزگاری سے موت ہوئی تو اس کی بیٹی سی پہلی جماعت کی وارث کے طور پر مطلق مالک بن گئی، کیونکہ وہ اپنے حق میں زمین کی ملکیت اور مستفید تھی۔ ریونیو ریکارڈ میں اندراجات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس طرح وہ مطلق مالک بن گئی۔

2. یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ C نے اپنے داماد کو چھٹا حصص دیا تھا اور باقی حصص اس کے پوتے کو حبہ میں دیا گیا تھا۔ اس طرح وہ بالترتیب مرضی اور تحفے کی بنیاد پر جائیداد کے حقدار بن گئے۔ جہاں تک دوسری زمین کا تعلق ہے، شمال مغربی صوبے کرایہ داری ایکٹ 1901 کی دفعہ 22 منتقلی کا طریقہ فراہم کرتی ہے۔ مردانہ نسلوں کی عدم موجودگی میں، بیوہ کرایہ داری کے حقوق حاصل کرنے کی حقدار ہے اور اس کی موت پر بیٹی اور بیٹی کا بیٹا جانشینی کے حقدار ہیں۔ اس مفاد میں جانشین ہونے کے بعد، C کا کرایہ داری کا حق یو۔ پی لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 134 کے عمل سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

زمینی محصول کا دس گنا ادا کر کے ملکیت کے حق میں بڑھ گیا۔ اس طرح وہ دوسری زمین کے سلسلے میں اپنے ایک تہائی حصے کی مطلق مالک بن جاتی ہے۔ اس لیے ہندو جانشینی قانون کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے اطلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ ایس کی جائیداد میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، چونکہ اس کے شوہر بی کی موت ہو گئی تھی، اس لیے مدعا علیہان غیر قانونی منتقلی کے ذریعے مالک بن گئے تھے۔

کامشور سنگھ (قانونی نمائندے کے ذریعے متوفی) بنام ڈپٹی ڈائریکٹر آف اشتمال، پرتاپ گڑھ و دیگراں، [1983] اے ایل جے 699، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبرز 991-93، سال 1979۔

الہ آباد ہائی کورٹ کے 5.10.78 کے فیصلے اور حکم سے سی ایم ڈبلیو پی نمبر 937، 936 اور 938، سال 1973 میں۔

اپیل گزاروں کے لیے بی ڈی شرما۔

جواب دہندگان کے لیے پی ایچ پاریکھ، ای آر کمار اور مس بینا مادھون۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر کو معاف کر دیا گیا۔ سی اے 993/79 اور 2506/78 میں متبادل کی اجازت ہے۔

ان معاملات میں فیصلے کے لیے قانون کا مشترکہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ انہیں مکمل طور پر نمٹایا جاتا ہے۔

اتر پردیش کے میرٹھ ضلع کے دھنولی گاؤں میں کھاتہ نمبر 26، 83 اور 111 اصل میں دیویا سے تعلق رکھتے تھے، جن کے تین بیٹے تھے، یعنی نیدار سنگھ بھنور سنگھ اور کنور سنگھ۔ نیادر سنگھ کا 1916 میں انتقال ہوا، بھنور سنگھ کا 1910 میں انتقال ہوا اور وہ اپنے پیچھے بیوہ شیو دیوی کو چھوڑ گئے۔ کنور سنگھ کا انتقال 6 دسمبر 1912 کو ہوا اور وہ اپنے پیچھے رام پھول سنگھ، رچپال سنگھ، نارائن سنگھ اور سوہن سنگھ کو چھوڑ گئے، جو سی اے نمبر 78/2506 میں اپیل کنندگان تھے۔ شیو دیوی کا انتقال 8 ستمبر 1956 کو اپنی بیٹی چمپئی دیوی کو پیچھے چھوڑ کر ہوا۔ سی اے نمبر 991-79/993 میں اپیل کنندگان چمپئی کے داماد اور چمپئی کے پوتے راجندر پال سنگھ ہیں۔ اشتمال کی کارروائی میں، ایک تنازعہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پیدا ہوا تھا کہ آیا چمپی اس جائیداد میں ایک تہائی حصص کا حقدار تھا جو دیویا نے چھوڑی تھی اور جو اس کے تین بیٹوں کو وراثت میں ملی تھی جس کا حوالہ پہلے یہاں دیا گیا ہے۔ ریونیو ریکارڈ اِنتقال اندراجات سے پتہ چلتا ہے کہ تینوں بھائی اپنی زندگی کے دوران الگ الگ ملکیت اور مستفید تھے۔ ان کی موت پر نیدار سنگھ کی بیوہ شریمتی سرجو دیوی اور بھنور سنگھ کی بیوہ شیو دیوی کے نام ریونیو ریکارڈ میں نیدار سنگھ اور بھنور سنگھ کے زیر قبضہ متعلقہ زمینوں کے مالک کے طور پر درج کیے گئے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ شیو دیوی کا نام ریونیو ریکارڈ میں بر قرار رہا۔ اشتمال آفیسر نے پایا کہ اس کا نام اس کی دیکھ بھال کے لیے تسلی میں خاموش کر دیا گیا تھا اور سٹلمنٹ آفیسر نے اس کے ایک تہائی حصے کے دعوے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ وہ قبضے میں نہیں تھی اور اس کے اپنے حق میں تھی اور چونکہ 1910 میں بھنور سنگھ کی موت کے بعد سے اسے اپنے شوہر کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے اور کنور سنگھ کے بیٹے بھنور سنگھ کی جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار ہیں۔ ہندو ویمن رائٹ ٹو پراپرٹی ایکٹ، 1937، شیو دیوی کے دعوے پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ اپیل پر، بندوبست افسر نے پایا کہ وہ بھنور سنگھ کے جانشین ہونے کے بعد اپنے حق میں جائیداد پر قابض تھی۔ لیکن اس کا حق محدود جائیداد میں سے ایک ہے۔ ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے نافذ ہونے کے بعد، کھاتہ نمبر 26 اور 83 کے حوالے سے محدود اسٹیٹ کو مکمل حق میں بڑھا دیا گیا تھا؛ کھاتہ نمبر 111 کے حوالے سے چونکہ یہ کرایہ داری کا حق ہے، اس لیے زمین کے محصولات کا دس گنا ادا کرنے کے بعد کرایہ داری کے حقوق خرید کر وہ مالک بن گئیں۔ لہٰذا یہ کہا گیا کہ وہ ایک تہائی حصہ کی حقدار ہے۔ اس کے مطابق، زمین کو تبدیل کر دیا گیا اور اس کا نام اس کے ایک تہائی حصص کی حد تک درج کیا گیا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر اشتمال نے بھی اس بات کی تصدیق کی۔ کنور سنگھ کی شاخ کی نمائندگی کرنے والے اپیل گزار رام پھول سنگھ و دیگراں نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ واحد جج نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور اشتمال آفیسر کے 5 اکتوبر 1978 کے حکم کو بر قرار رکھتے ہوئے کہا کہ چمپئی نے کوئی حق حاصل نہیں کیا کیونکہ شیو دیوی اپنے شوہر بھنور سنگھ کی جائیداد میں کامیاب نہیں ہوئی تھی۔ لہٰذا وہ علیحدہ حصص کی حقدار نہیں تھیں اور ان کے نام پر زمین کی ریکارڈنگ غلط تھی۔ لہٰذا یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا شیو دیوی کی بیٹی شریمتی چمپئی کا اپنے والد بھنور سنگھ کی چھوڑی ہوئی جائیدادوں میں ایک تہائی حصہ ہے۔ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ دیویا کے انتقال کے بعد ریونیو ریکارڈ میں تین بیٹوں کے نام تبدیل کر دیے گئے تھے اور سیٹلمنٹ آفیسر کا نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

الگ الگ قبضے میں تھے اور اپنے اپنے حصص میں جائیدادوں سے لطف اندوز تھے، چونکہ حدِ پیمائش کے ذریعے کوئی تقسیم نہیں تھی، شیو دیوی نے کوئی حق حاصل نہیں کیا۔ یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ شیو دیوی کا نام ریونیو ریکارڈ میں بھنور سنگھ کے ایک تہائی حصص تک برقرار رہا۔ یہ حقیقت اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ 1910 سے پہلے بھنور سنگھ واضح طور پر اپنے بھائیوں سے الگ ہو گیا تھا اور اس کے پاس اپنا ایک تہائی حصہ تھا جس کا وہ حقدار تھا۔ ظاہر ہے، بھائیوں کے درمیان خاندانی انتظام کے ذریعے، ان کے والد دیویا کے انتقال پر، یہ بدل گیا اور ان کے شوہر کے انتقال پر شیو دیوی کا نام بدل گیا۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ جواب دہندگان کی دلیل کو قبول کیا جانا چاہیے، وہ یوپی زمیندار اور لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950 کی دفعہ 11 کے عمل کے ذریعے اپنی دیکھ بھال کے لیے قبضے میں رہیں، جو شیو دیوی کے حق کو بھنور سنگھ کی بیوہ کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ دفعہ 11 پہلے سے موجود ذاتی قانون کے اعتراف میں ہے۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ بیوہ دیکھ بھال کے لیے صرف محدود جائیداد کی حقدار ہے۔ ہندو جانشینی ایکٹ کی دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (1) کے نفاذ سے، اس کی محدود جائیداد مطلق حق میں پھیل گئی کیونکہ جب ایکٹ نافذ ہوا تو اس کے قبضے میں تھی۔ اس طرح وہ جائیداد کی مطلق مالک بن جاتی ہے۔ جب ان کی بے روزگاری سے موت ہوئی تو ان کی بیٹی چمپی پہلی جماعت کی وارث کے طور پر مطلق مالک بن گئی، کیونکہ وہ اپنے حق میں زمین کی ملکیت اور مستفید تھی۔ ریونیو ریکارڈ میں اندراجات اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس طرح وہ مطلق مالک بن گئی۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ چمپئی نے اپنے داماد وجے پال سنگھ کو چھٹا حصہ دیا تھا اور باقی حصہ اس کے پوتے راجندر پال سنگھ کو تحفے میں دیا گیا تھا۔ اس طرح وہ بالترتیب مرضی اور تحفے کی بنیاد پر جائیداد کے حقدار بن گئے۔ جہاں تک کھٹا نمبر 111 کا تعلق ہے، شمال مغربی صوبے کرایہ داری ایکٹ 1901 کی دفعہ 22 منتقلی کا طریقہ فراہم کرتی ہے۔ مردانہ نسب کی غیر موجودگی میں، بیوہ کرایہ داری کے حقوق حاصل کرنے کی حقدار ہے اور اس کی موت پر بیٹی اور بیٹی کا بیٹا جانشینی کے حقدار ہیں۔ اس مفاد میں کامیاب ہونے کے بعد، چمپئی کا کرایہ داری کا حق یو۔ پی لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 134 کے عمل کے ذریعے دس گنا اور محصول ادا کر کے ملکیت کے حق میں بڑھ گیا۔ اس طرح وہ اپنے سلسلے میں مطلق مالک بن گئی۔ کھاتہ نمبر 111 میں تیسرا حصہ۔ اس لیے ہندو جانشینی قانون کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے اطلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا، عدالتِ عالیہ کا یہ فیصلہ درست نہیں تھا کہ شیو دیوی کی جائیداد میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، چونکہ ان کے شوہر بھنور سنگھ کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1911 میں انتقال ہو گیا تھا، اس لیے مدعا علیہان بلاواسطہ منتقلی کے ذریعے مالک بن گئے تھے۔ اپیل نمبر 991-993/79 اسی کے مطابق قابل قبول ہیں اور اس میں اپیل کرنے والے تینوں کھاتہ نمبروں میں ایک تہائی حصہ کے حقدار ہیں۔

سی اے نمبرز 991-79/993 میں جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل نے کمیشور سنگھ (قانونی نمائندے کے ذریعے متوفی) بنام ڈپٹی ڈائریکٹر آف کنسالڈیشن، پرتاپ گڑھ ودیگراں، 1983 اے ایل جے 699 میں رپورٹ کردہ عدالت عالیہ کے سنگل جج کے فیصلے پر انحصار کیا۔ اس کے تناسب کا ان معاملات میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہوتا ہے کیونکہ لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 174 کو اپنی طرف متوجہ کیا گیا تھا۔ لیکن یہاں، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، شیو دیوی کے محدود حق کو ہندو جانشینی قانون کی دفعہ 14(1) کے تحت مطلق حق میں بڑھا دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل نمبر 991-79/993 کی اجازت ہے اور دیوانی اپیل نمبر 78/2506 کو خارج کر دیا گیا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

سی اے نمبری 991-79/993 منظور کی گئی ہے۔

اور

سی اے نمبری 78/2500 کو خارج کر دیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document